

إضافة شديدة إيدیشن

گرمی کا موسم اور اس کے اسلامی آداب

اس کتاب میں گرمی کے موسم کی حقیقت اور اس کے شرعی آداب کو احادیث طیبہ کی روشنی میں ذکر کیا گیا ہے، جسے پڑھ کر ہم اپنے گرمی کے ایام کو قیمتی اور سنت کے مطابق بنا سکتے ہیں اور بہت سی غلطیوں سے بچ سکتے ہیں۔

مرتب

مفتی محمد سلمان زاہد

فاضل جامعہ دارالعلوم کراچی۔ استاذ جامعہ انوار العلوم شاوہان ملیر

مکتبہ اہل احسن ملیر کراچی

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

گرمی کا موسم اور اس کے اسلامی آداب



نام کتاب

مفتی محمد سلمان زاہد



تالیف

(اضافہ شدہ) مئی 2024ء بمطابق ذیقعدہ ۱۴۴۰ھ



طبع ثانی

آبو محمد: 03333858577



کمپوزنگ

salman.jduk@gmail.com

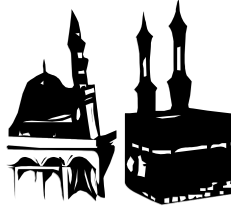


ای میل

جامعہ انوار العلوم شاد باغ ملیر کراچی



ناشر و مقام اشاعت



ملنے کا پتہ

مکتبہ ام احسن

03333858577 – 03132020645 ☎

فہرست

- 5..... حرفِ آغاز
- 7..... گرمی کی حقیقت

گرمی کے اسلامی آداب

- 8..... ① — پہلا ادب: صبر اور تسلیم و رضا
- 8..... ہوا کو بُرا کہنے کی ممانعت
- 9..... ② — دوسرا ادب: عافیت کی دعاء
- 11..... عافیت کی چند مسنون دعائیں
- 12..... ③ — تیسرا ادب: محشر اور دوزخ کی گرمی کا استحضار
- 15..... گرمی کے موسم کی ایک خاص دُعاء
- 16..... ④ — چوتھا ادب: توبہ و استغفار کی کثرت
- 19..... ⑤ — پانچواں ادب: پیاسے کو پانی پلانا
- 19..... ☆ — پانی پلانا صدقہ کی افضل ترین شکل ہے
- 20..... ☆ — پانی پلانا اجر و ثواب کا باعث
- 21..... ☆ — پیاسے مسلمان کو پانی پلانا جنت کی خالص مہر لگی شراب سے سیرابی کا ذریعہ
- 21..... ☆ — پانی مہیا کرنا جنت واجب ہونے کا ذریعہ ہے
- 22..... ☆ — پیاسے کو سیراب کر دینا جنت کے دروازے کھل جانے کا سبب ہے
- 22..... ☆ — پانی پلانا مغفرت کا باعث ہے
- 23..... ☆ — پانی پلانا غلام آزاد کرنے اور انسان کو زندہ کرنے کے برابر ثواب رکھتا ہے
- 24..... ☆ — بندہ کا پانی طلب کرنا اللہ کا طلب کرنا ہے

- ☆ — پانی پلانا مسلمان کے لازمی حقوق میں سے ہے..... 25
- ☆ — پانی سے منع کرنے پر وعید..... 25
- 6 — چھٹا ادب نہا تختوں کے ساتھ نرمی اور آسانی کا برتاؤ..... 26
- خُدام اور ماتحتوں کے ساتھ حسن سلوک کی تاکید..... 27
- 7 — ساتواں ادب: غصہ کو قابو میں رکھنا..... 29
- غصہ کی ممانعت و قباحت..... 30
- غصہ کو دبانے کے عظیم فضائل..... 32
- ☆ — بروز قیامت ہر سرعام مَرَضی کی حُورِ عطاء کی جائے گی..... 32
- ☆ — غصہ روکنے والے سے اللہ اپنا عذاب روک لیتے ہیں..... 32
- ☆ — غصہ کا گھونٹ پی جانا اللہ کو سب سے زیادہ پسند ہے..... 33
- ☆ — غصہ کو روکنے والا اصل پہلوان ہے..... 34
- ☆ — ایسے شخص کا اجر اللہ نے اپنے ذمہ لیا ہے..... 34
- ☆ — رحمتِ خداوندی کی آغوش اور پردہ نصیب ہوتا ہے..... 34
- ☆ — اللہ تعالیٰ اس کی عزت میں اضافہ فرماتے ہیں..... 35
- ☆ — غصہ کو دبا لینا اللہ کا محبوب ترین عمل ہے..... 35
- ☆ — غصہ کو دبا لینا اسلام کی بڑی علامات میں سے ہے..... 35
- ☆ — غصہ میں حق کی رعایت رکھنے ایمان کی تکمیل..... 36
- ☆ — صرف اللہ کیلئے غصہ کرنے والا ایمان کی حقیقت کو پا جانے والا ہے..... 36

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

حرفِ آغاز

اِس کائناتِ رنگ و بُوکِ ہر چیز میں اللہ تعالیٰ نے تغیر و تبدل رکھا ہے، سردی گرمی کا آنا جانا بھی اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے جس میں قدرت کی جانب سے نہ جانے کتنی حکمتیں اور بصیرتیں پنہاں رکھی گئی ہیں، یقیناً غور کرنے اور عقل رکھنے والوں کیلئے اس میں بہت سی عبرت اور نصیحت کا سامان ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿يَقْلِبُ اللَّهُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَعِبْرَةً لِّأُولِي الْأَبْصَارِ﴾

وہی اللہ رات اور دن کا اُلٹ پھیر کرتا ہے۔ یقیناً ان سب باتوں میں اُن لوگوں کیلئے نصیحت کا سامان ہے جن کے پاس دیکھنے والی آنکھیں ہیں۔ (النور: 44، آسان ترجمہ) رات اور دن کے اُلٹ پھیر میں اُن کا آنا جانا تو شامل ہی ہے، اس میں رات اور دن کا چھوٹا بڑا ہونا بھی داخل ہے جو سردی و گرمی کے موسم کے اعتبار سے جاری رہتا ہے، غور کیا جائے تو اس میں قدرت کی کتنی بڑی نشانی ہے۔ (تفسیر ابن کثیر: 6/73)

عموماً یہ دیکھنے میں آنے لگا ہے کہ شاہراہِ زندگی میں پیش آمدہ نشیب و فراز اور حالات یا موسموں کا سرد و گرم ہونا، نیز شخصی یا قومی، انفرادی یا اجتماعی حالات کے تغیر و تبدل پر آزادانہ تبصرے اور اظہارِ خیال کی بے لگام ٹانک ٹونیاں لوگوں کی مجلسوں کا خاص موضوع بنتا جا رہا ہے، جس سے بعض اوقات ناشکری بلکہ اس سے آگے بڑھ کر قدرتِ خداوندی پر تنقید اور اعتراضات جیسی سنگین نوعیت کی کوتاہیاں پیدا ہونے لگی ہیں، جو کسی بھی طرح روا اور درست نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ نے انسان کو جس حال میں رکھا ہے اُس پر بندہ کارِ راضی اور خوش رہنا بندگی کا تقاضا ہے، خواہ وہ بدلتے ہوئے موسمی تغیرات ہوں یا پیش آنے والے زندگی کے اتار چڑھاؤ۔ اسی کو شانِ عبدیت کہا جاتا ہے، جس کا حاصل یہی ہے کہ ہر حال میں اللہ سے راضی رہتے ہوئے ہر ہر موقع پر شریعت کی جانب سے دی جانے والی تعلیمات کو تھما اور اپنایا جائے۔

زیرِ نظر کتاب ”گرمی کا موسم اور اس کے اسلامی آداب“ میں اسی ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے گرمی کے موسم کے بارے میں سات اہم آداب ذکر کیے جا رہے ہیں:

- (1) — صبر اور تسلیم و رضاء۔ (2) — عافیت کی دُعاء۔
- (3) — محشر اور دوزخ کی گرمی کا استحضار۔ (4) — توبہ و استغفار کی کثرت۔
- (5) — پیاسے کو پانی پلانا۔ (6) — ماتحتوں کے ساتھ آسانی کا برتاؤ۔
- (7) — غصہ کو قابو میں رکھنا۔

انہیں پڑھئے، سمجھئے اور عمل کرنے کی کوشش کیجئے۔ اِنْ شَاءَ اللہ اس پر عمل کر کے ہم گرمی کے اس موسم کو اپنے لئے رحمتوں اور برکتوں کے سمیٹنے کا ذریعہ بنا سکتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے دُعاء ہے کہ اسے قبول فرمائے، کتاب کے مرتب اور اس کے جملہ اہل خانہ کیلئے اس کو صدقہ جاریہ بنائے اور اُمت کیلئے اس کتاب کو نافع اور سود مند بنائے۔ (آمین)

تَقَبَّلَ اللّٰهُ مِنَّا بِحُرْمَةِ سَيِّدِ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ

بِسْمِ اللّٰهِ مُحَمَّدٌ سَلَامٌ زَاهِدٌ غَفِرٌ لِّهِ

23 مئی 2024ء — 13 ذیقعدہ 1445ھ

گرمی کی حقیقت:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل فرماتے ہیں:

جہنم نے اللہ تعالیٰ سے درخواست کی:

”رَبِّ أَكَلْ بَعْضِي بَعْضًا، فَأَذَنْ لِي أَتَنَقَّسَ“

یعنی اے میرے پروردگار! میرا بعض حصہ بعض کو کھا رہا ہے، پس مجھے سانس لینے کی اجازت مرحمت فرمائیے، اللہ تعالیٰ نے اُسے دو سانس لینے کی اجازت دیدی، ایک سانس سردی میں اور دوسری گرمی میں۔ پس تم لوگ جو سردی کی ٹھنڈک محسوس کرتے ہو تو وہ جہنم کے سانس لینے کی وجہ سے ہے اور جو گرمی کی تپش محسوس کرتے ہو وہ بھی جہنم کے سانس لینے کی وجہ سے ہے۔ (مسلم: 617) (بخاری: 3260)

حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل فرماتے ہیں: ”إِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ“ بیشک گرمی کی شدت جہنم کی تپش میں سے ہے۔ (بخاری: 539)

اس سے معلوم ہوا کہ سانس اعتبار سے گرمی سردی کی جو بھی وجہ اور جو بھی توجیہ کی جاتی ہو لیکن اسلامی نقطہ نگاہ سے اس کی وجہ جہنم کی وہ دو سانسیں ہیں جو اللہ کی جانب سے اُسے لینے کی اجازت دی گئی ہے اور جس کے اثر سے دنیا میں سرد و گرم موسم کا آنا جانا ہوتا رہتا ہے، اور اس سے جہنم کے ٹھنڈے اور گرم دونوں طبقتوں کے آثار دنیا میں نمایاں ہوتے رہتے ہیں۔ گویا سردی گرمی کا یہ موسم ہمیں قدرتِ خداوندی کے استحضار کے ساتھ جہنم اور اُس کی ہولناکی کی خبر بھی دیتا ہے، جس کو اس دنیا میں رہتے ہوئے ہمیشہ یاد اور پیشِ نظر رکھنا چاہیے اللہ تعالیٰ ہمیں جہنم اور اُس کے تمام عذابوں سے محفوظ و مأمون فرمائے۔ آمین

گرمی کے اسلامی آداب

.....☆.....☆.....☆.....

① — پہلا ادب: صبر اور تسلیم و رضاء:

سردی و گرمی ہو یا خزاں اور بہار، سب اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہے اور ان میں سے ہر موسم میں اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کیلئے نجانے کتنی خیریں اور بھلائیوں کو پنہاں کر رکھا ہے، اس لئے بندوں کو کام یہ ہے کہ وہ ہر حال میں اپنے مالک اور پروردگار کے فیصلے پر دل و جان سے راضی رہیں، اور زبان و قلب سے کسی بھی قسم کا گلہ و شکوہ نہ کریں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿عَسَىٰ أَنْ تَكْرَهُوا شَيْئًا وَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَعَسَىٰ أَنْ تُحِبُّوا شَيْئًا وَهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ﴾ یہ عین ممکن ہے کہ تم ایک چیز کو بُرا سمجھو حالانکہ وہ تمہارے حق میں بہتر ہو اور یہ بھی ممکن ہے کہ تم ایک چیز کو پسند کرو حالانکہ وہ تمہارے حق میں بُری ہو۔ (البقرہ: 216- آسان ترجمہ)

ہوا کو بُرا کہنے کی ممانعت:

تند و تیز ہوا چل رہی ہو یا آندھی اور طوفان کے جھکڑ، موسم سرد ہو یا گرم، ہوائیں خوشگوار ہوں یا ناگوار اور بظاہر مضر ثابت ہو رہی ہوں، بہر حال انہیں ہر گز بُرا نہیں کہنا چاہیے، کیونکہ وہ خود سے نہیں اللہ کے حکم سے چلتی ہیں۔ نبی کریم ﷺ کے عہد مبارک کا واقعہ ہے کہ ایک شخص کی چادر ہوا کی وجہ سے گر گئی، اُس نے (غصہ میں آکر) ہوا کو لعنت دیدی، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہوا پر لعنت نہ

کیا کرو، اس لئے کہ یہ تو اللہ کے حکم کے تابع ہے (اُسی کے حکم سے چلتی ہے) بے شک جو شخص کسی پر لعنت کرے اور (جس پر لعنت کی گئی ہے وہ) لعنت کا اہل نہیں تو لعنت خود اُسی لعنت کرنے والے پر لوٹ جاتی ہے۔ (ابوداؤد: 4908)

ایک اور روایت میں ہے: ہوا کو بُرا مت کہا کرو، پس جب تم (ہواؤں کے چلنے میں) کوئی ناپسندیدہ چیز دیکھو تو یہ دعاء مانگو:

”اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ هَذِهِ الرِّيحِ وَخَيْرِ مَا فِيهَا وَخَيْرِ مَا أُمِرْتُ بِهِ، وَنَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ هَذِهِ الرِّيحِ وَشَرِّ مَا فِيهَا وَشَرِّ مَا أُمِرْتُ بِهِ“

اے اللہ! ہم آپ سے اس ہوا کی خیر و بھلائی اور جو کچھ اس میں خیر ہے اُس کا سوال کرتے ہیں اور اس ہوا کو جس کا حکم دیا گیا ہے اُس کی خیر کا سوال کرتے ہیں، اور اے اللہ! اس ہوا کے شر سے ہم آپ کی پناہ چاہتے ہیں اور جو کچھ اس میں شر کا پہلو رکھا گیا ہے اُس سے آپ کی پناہ چاہتے ہیں اور اس ہوا کو جس کا حکم دیا گیا ہے اُس کے شر سے آپ کی پناہ چاہتے ہیں۔ (ترمذی: 2252)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کرتے ہیں: ہو اللہ تعالیٰ کی جانب سے ملنے والی ایک راحت ہے، اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملنے والی راحت رحمت بھی لاتی ہے اور عذاب بھی، پس جب تم یہ (آندھی وغیرہ) دیکھو تو اُسے برا مت کہا کرو اور اللہ تعالیٰ سے اس کی خیر کا سوال کرو اور اس کے شر سے پناہ مانگو۔ (ابوداؤد: 5097)

② — دوسرا ادب: عافیت کی دعاء:

گرمی کا موسم ہو یا اور کوئی بھی حالت، انسان کو ہر حال میں اللہ تعالیٰ سے عافیت کا سوال کرنا اور کرتے رہنا چاہیے، حدیث میں آتا ہے: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی کریم

ﷺ کا ارشاد نقل فرماتے ہیں: ”مَا سُئِلَ اللَّهُ شَيْئًا يَغْنِي أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ أَنْ يُسْأَلَ الْعَافِيَةَ“ اللہ تعالیٰ سے کوئی چیز ایسی نہیں مانگی گئی جو اُس کے نزدیک

عافیت سے زیادہ محبوب اور پسندیدہ ہو۔ (ترمذی: 3548)

نبی کریم ﷺ نے ایک دفعہ منبر پر کھڑے ہو کر ارشاد فرمایا:

”إِسْأَلُوا اللَّهَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ، فَإِنَّ أَحَدًا لَمْ يُعْطَ بَعْدَ الْيَقِينِ خَيْرًا مِنَ الْعَافِيَةِ“

ایمان و تصدیق کے بعد کسی کو عافیت سے بہتر کسی چیز سے نہیں نوازا گیا۔ (ترمذی: 3558)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: ”يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الدُّعَاءِ أَفْضَلُ؟“

یا رسول اللہ! کون سی دعاء سب سے زیادہ افضل ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”سَلْ رَبَّكَ الْعَافِيَةَ وَالْمُعَافَاةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ“

اپنے رب سے دنیا و آخرت کی عافیت اور معافی کا سوال کرتے رہو، وہ شخص پھر اگلے

دن آیا اور وہی سوال دہرایا تو آپ ﷺ نے وہی جواب مرحمت فرمایا، وہ شخص پھر

تیسرے دن آیا اور وہی سوال کیا آپ ﷺ نے وہی جواب ارشاد فرمایا، اور پھر اس

تیسرے دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی وجہ بیان فرمائی:

”فَإِذَا أُعْطِيَتِ الْعَافِيَةُ فِي الدُّنْيَا وَأُعْطِيَتْهَا فِي الْآخِرَةِ فَقَدْ أَفْلَحَتْ“

جب تمہیں دنیا و آخرت میں عافیت سے نواز دیا گیا تو سمجھ لو کہ تم فلاح و کامیاب

ہو گئے۔ (ترمذی: 3512)

عافیت کی چند مسنون دعائیں:

(1) — اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ فِيمَنْ هَدَيْتَ، وَعَافِنِيْ فِيمَنْ عَافَيْتَ، وَتَوَلَّيْ فِيمَنْ تَوَلَّيْتَ، وَبَارِكْ لِيْ فِيمَا اَعْطَيْتَ، وَقِنِيْ شَرَّ مَا قَضَيْتَ، اِنَّكَ تَقْضِيْ وَلَا يُقْضٰى عَلَيْكَ، وَاِنَّهُ لَا يَدُلُّ مَنْ وَالَيْتَ، وَلَا يَعِزُّ مَنْ عَادَيْتَ، تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ۔ (ابوداؤد: 1425)

ترجمہ: اے اللہ! تو مجھے ہدایت دے کر اُن میں (داخل کر) جنہیں تو نے ہدایت دی اور مجھے عافیت دے کر اُن میں (داخل) کر جنہیں تو نے عافیت دی اور میری سرپرستی فرما اُن لوگوں میں جن کی تو نے سرپرستی فرمائی اور میرے لئے اُن چیزوں میں برکت فرما جو تو نے عطا کی اور مجھے ان فیصلوں کے نقصان سے بچا جو تو نے کیے، اس لئے کہ تو ہی فیصلہ کرتا ہے اور تیرے (فیصلے کے) خلاف کوئی فیصلہ نہیں ہو سکتا۔ اور بیشک وہ ذلیل نہیں ہو سکتا جس کا تو دوست بن جائے اور وہ معزز نہیں ہو سکتا جس سے تو دشمنی کرے، اے ہمارے رب! تو بہت بابرکت اور نہایت بلند ہے۔

(2) — اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ، وَارْحَمْنِيْ، وَاهْدِنِيْ، وَعَافِنِيْ وَارْزُقْنِيْ۔

ترجمہ: اے اللہ! مجھے معاف کر دے، مجھ پر رحم فرما، مجھے ہدایت عطا فرما، مجھے عافیت نصیب فرما اور مجھے رزق عطا فرما۔ (مسلم: 2697)

(3) — اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِيْ دِيْنِيْ وَدُنْيَايَ وَاهْلِيْ وَمَالِيْ، اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِيْ وَآمِنْ رَوْعَاتِيْ، اَللّٰهُمَّ احْفَظْنِيْ مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ وَمِنْ خَلْفِيْ وَعَنْ يَمِيْنِيْ وَعَنْ شِمَالِيْ وَمِنْ فَوْقِيْ وَاعُوْذُ بِعَظَمَتِكَ اَنْ اُغْتَالَ مِنْ تَحْتِيْ۔

ترجمہ: اے اللہ! میں آپ سے دنیا و آخرت میں عافیت کا سوال کرتا ہوں،، اے اللہ! میں آپ سے اپنے دین و دنیا، اپنے اہل و عیال اور مال میں عافیت کا سوال کرتا ہوں، اے اللہ! میرے عیوب کو چھپا دے اور مجھے گھبراہٹ میں امن عطاء فرما، اے اللہ! میرے آگے، پیچھے، دائیں، بائیں اور میرے اوپر سے میری حفاظت فرما، اور میں تیری عظمت کی پناہ میں آتا ہوں اس بات سے کہ میں اپنے نیچے سے (دھسنے وغیرہ کی صورت میں) ہلاک کر دیا جاؤں۔

فائدہ: حدیث میں آتا ہے کہ نبی کریم ﷺ صبح و شام مذکورہ بالا دعاء کو کبھی ترک نہیں کرتے تھے۔ (ابوداؤد: 5074)

(4) — رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ترجمہ: اے ہمارے پروردگار! ہمیں دنیا میں بھی بھلائی عطاء فرما اور آخرت میں بھی بھلائی اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچالے۔ (آسان ترجمہ قرآن)

③ — تیسرا ادب: محشر اور دوزخ کی گرمی کا استحضار:

دنیا کی گرمی دراصل آخرت کی گرمی اور جہنم کی آگ کی تپش کو یاد دلانے کا ایک ذریعہ ہے، تاکہ دنیا کی بے چین کر دینے والی گرمی، دکھتی ہوئی آگ، چلچلاتی ہوئی دھوپ اور جھلسا دینے والی لو کو دیکھ کر بندوں کو میدانِ محشر کی گرمی کا کسی قدر احساس ہو سکے، اور حقیقت تو یہ ہے کہ دنیا کی آگ اور گرمی کی آخرت کی آگ اور گرمی کے سامنے کوئی حیثیت نہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل فرماتے ہیں: ”نَارُكُمْ جُزْءٌ مِنْ سَبْعِينَ جُزْءًا مِنْ نَارِ جَهَنَّمَ“ تمہاری (دنیا کی) آگ دوزخ کی آگ کے ستر

حصوں میں سے ایک حصہ ہے، عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! یہ تو دنیا کی آگ ہی (عذاب دینے کیلئے) کافی تھی۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: دوزخ کی آگ کو یہاں (دنیا) کی آگ اُنہتر (69) حصہ بڑھا دیا گیا ہے اور ان اُنہتر حصوں میں سے ہر ایک حصہ تمہاری (دنیا کی) آگ کے برابر ہے۔ (بخاری: 3265)

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل فرماتے ہیں:

”إِنَّ أَهْوَنَ أَهْلِ النَّارِ عَذَابًا مَنْ لَهُ نَعْلَانِ وَشِرَاكَيْنِ مِنْ نَارٍ، يَغْلِي مِنْهُمَا دِمَاغُهُ كَمَا يَغْلِي الْمَرْجُلُ“ دوزخیوں میں سے جو شخص سب سے ہلکے عذاب میں مبتلا ہو گا اس کو آگ کی دو جوتیاں پہنائی جائیں گی جن کے اوپر آگ کے دو تسمے ہوں گے (یعنی ان جوتیوں کے تلوے بھی آگ کے ہوں گے جو پیروں کے نیچے کے حصے میں ہوں گے اور ان کے تسمے بھی آگ کے ہوں گے جو پیروں کے اوپر کے حصے پر ہوں گے) اور ان دونوں (یعنی جوتیوں کے تلوؤں اور تسموں کی تپش و حرارت سے) اُس کا دماغ اس طرح جوش مارے گا جس طرح دیگ جوش کھاتی ہے۔ وہ شخص یہ خیال کرے گا کہ اس سے زیادہ سخت عذاب میں کوئی مبتلا نہیں ہے، حالانکہ وہ سب سے ہلکے عذاب میں مبتلا ہو گا۔ (مسلم: 213)

حضرت سمرۃ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”مِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ النَّارُ إِلَى كَعْبِيهِ، وَمِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ النَّارُ إِلَى رُكْبَتَيْهِ، وَمِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ النَّارُ إِلَى حُجْرَتِهِ، وَمِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ النَّارُ إِلَى تَرْقُوتِهِ“ دوزخیوں میں کچھ لوگ وہ ہوں گے جن کے ٹخنوں تک آگ

ہوگی، کچھ لوگ وہ ہوں گے جن کے گھٹنوں تک آگ ہوگی، کچھ ایسے ہوں گے جن کی کمر تک آگ ہوگی اور کچھ ایسے ہوں گے جن کی گردن تک آگ ہوگی۔ (مسلم: 2845)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کا یہ ارشاد نقل فرماتے ہیں:

”أَوْقَدَ عَلَى النَّارِ أَلْفَ سَنَةٍ حَتَّى احْمَرَّتْ، ثُمَّ أَوْقَدَ عَلَيْهَا أَلْفَ سَنَةٍ حَتَّى ابْيَضَّتْ، ثُمَّ أَوْقَدَ عَلَيْهَا أَلْفَ سَنَةٍ حَتَّى اسْوَدَّتْ فَهِيَ سَوْدَاءُ مُظْلِمَةٌ“ دوزخ کی آگ کو ایک ہزار برس جلایا گیا یہاں تک کہ وہ سرخ ہو گئی، پھر اُسے ایک ہزار برس تک جلایا گیا یہاں تک کہ وہ سفید ہو گئی، پھر ایک ہزار برس اور جلایا گیا جس سے وہ سیاہ ہو گئی ہے پس اب دوزخ کی آگ بالکل سیاہ و تاریک ہے (جس میں نام کو بھی روشنی نہیں ہے)۔ (ترمذی: 2591)

حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کا یہ ارشاد نقل فرماتے ہیں:

”تُدْنَى الشَّمْسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنَ الْخَلْقِ، حَتَّى تَكُونَ مِنْهُمْ كَمِقْدَارِ مِيلٍ“ قیامت کے دن سورج کو مخلوق سے قریب کر دیا جائے گا حتیٰ کہ وہ ان سے ایک ”میل“ کے فاصلے پر رہ جائے گا، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ”فَيَكُونُ النَّاسُ عَلَى قَدَرِ أَعْمَالِهِمْ فِي الْعَرَقِ، فَمِنْهُمْ مَنْ يَكُونُ إِلَى كَعْبِيهِ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَكُونُ إِلَى رُكْبَتَيْهِ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَكُونُ إِلَى حَقْوَيْهِ، وَمِنْهُمْ مَنْ يُلْجِمُهُ الْعَرَقُ الْجَمًّا“ لوگوں میں سے ہر ایک اپنے اپنے عمل کے مطابق پسینے میں ڈوبا ہوا ہوگا۔ ان میں سے کسی کا پسینہ اس کے ٹخنوں تک ہوگا، کسی کا پسینہ اس کے گھٹنوں تک ہوگا، کسی کا پسینہ اس کی کوکھ تک ہوگا، پھر آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے

اپنے منہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ کسی کا پسینہ اس کو لگام دے رہا ہوگا، یعنی اس کے منہ تک پہنچا ہوا ہوگا۔ (مسلم: 2864)

ایک روایت میں ہے، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل فرماتے ہیں:

”إِنَّ الْعَرَقَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَيَذْهَبُ فِي الْأَرْضِ سَبْعِينَ بَاعًا، وَإِنَّهُ لَيَبْلُغُ إِلَى أَفْوَاهِ النَّاسِ، أَوْ إِلَى آذَانِهِمْ“ بروزِ قیامت لوگ پسینے میں شرابور ہوں گے یہاں تک کہ ان کا پسینہ زمین پر 70 ہاتھ تک پھیل جائے گا یہاں تک کہ وہ ان کے منہ تک یا کانوں تک پہنچ جائے گا۔ (مسلم: 2863)

گرمی کے موسم کی ایک خاص دُعاء:

جہنم کی آگ، تپش اور اس کی ناقابلِ برداشت گرمی کا استحضار کرتے ہوئے گرمی کے موسم میں اس دُعاء کا اہتمام کرنا چاہیے:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل فرماتے ہیں: جب کوئی گرم دن ہو اور کوئی شخص یہ کہے:

”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، مَا أَشَدَّ حَرَّ هَذَا الْيَوْمِ، اَللّٰهُمَّ اَجِرْنِي مِنْ حَرِّ جَهَنَّمَ“ ترجمہ: لا الہ الا اللہ! یہ دن کتنا گرم ہے! اے اللہ! مجھے جہنم کی گرمی سے نجات عطاء فرما۔ تو اللہ تعالیٰ جہنم سے ارشاد فرماتے ہیں: میرے بندوں میں سے ایک بندے نے تیری گرمی اور تپش سے میری پناہ مانگی ہے، پس تو گواہ رہنا میں نے اُسے پناہ دیدی۔ (عمل الیوم واللیلۃ لابن السنی: 306)

④ — چوتھا ادب: توبہ و استغفار کی کثرت:

آجکل پوری دنیا میں موسمی تغیرات کا شور برپا ہے اور دنیا بھر کے موسمیات کے ماہرین کے مطابق کرہ ارض میں بڑے پیمانے پر موسمیاتی تبدیلیاں واقع ہوئی ہیں، سردی کا موسم دیکھو تو وہ اپنی حدِ اعتدال سے آگے بڑھ چکا ہے اور ریکارڈ کی برف باری ہونے لگی ہے جس سے ہنگامہ زندگی مفلوج اور معطل ہو کر رہ جاتا ہے، گرمی کے موسم میں درجہ حرارت کئی کئی دہائیوں کے ریکارڈ سے تجاوز کرنا چلا جا رہا ہے، ہیٹ اسٹروک کی وجہ سے بکثرت اموات واقع ہو جاتی ہیں، بارشیں اپنے وقت پر نہیں ہوتیں یا ہوتی ہیں تو اس قدر طوفانی ہوتی ہیں کہ اُن سے کئی کئی بستیاں اور دیہات صفحہ ہستی سے مٹ جاتے ہیں، لوگوں کو اپنی جانوں اور مالوں سے ہاتھ دھونا پڑتا ہے۔ آئے دن کے زلزلوں اور طوفانوں کی وجہ سے کس قدر بڑے اور وسیع پیمانے پر لوگوں کی جانوں اور مالوں کا نقصان ہونے لگا ہے۔

سوچنے کی بات ہے کہ یہ سب کیوں اور کس لئے ہونے لگا؟؟ اللہ تعالیٰ نے تو کائنات کو انسان کیلئے مسخر کیا ہے اور نظامِ عالم کو انسانیت کی نفع رسانی کیلئے قائم کیا ہے، لیکن کیا وجہ ہے کہ یہ مسخر ہونے والا نظام کائنات اچانک سے تغیرات اور متنوع تبدیلیوں کا شکار ہونے لگا۔۔۔!! محکمہ موسمیات اور دنیا بھر کے ماہرین اس کی کوئی بھی وجہ اور سبب بیان کریں لیکن حقیقت یہی ہے جس کو قرآن کریم نے واضح کیا ہے کہ یہ سب لوگوں کے اعمال اور کر توت کا نتیجہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿وَمَا أَصَابَكُمْ مِنْ مُصِيبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ وَيَعْفُو عَنْ كَثِيرٍ﴾ اور تمہیں جو کوئی

مصیبت پہنچتی ہے وہ تمہارے اپنے ہاتھوں کیے ہوئے کاموں کی وجہ سے پہنچتی ہے اور بہت سے کاموں سے تو وہ درگزر ہی کرتا ہے۔ (اشوری: 30۔ آسان ترجمہ قرآن)

اس لئے تمام مصائب و آلام اور تکالیف کے ازالے کیلئے سب سے بہترین اور زود اثر یعنی بہت جلد اثر انداز ہونے والا حل یہی ہے کہ بندے انفرادی اور اجتماعی طور پر اللہ کو راضی کریں اور اپنے کیے پر شرمندگی اور ندامت کے ساتھ سچے دل سے توبہ و استغفار کریں، جب گناہ معاف ہوں گے تو ان شاء اللہ تمام مسائل خود ہی حل ہو جائیں گے، رکاوٹیں دور ہو جائیں گی اور ماحول و معاشرے میں ہر طرح کی ظاہری و باطنی خوشحالی آجائے گی۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَتَوْبُوا إِلَى اللَّهِ جَمِيعًا أَيُّهَ الْمُؤْمِنُونَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ﴾ اور اے مومنو! تم سب اللہ کے سامنے توبہ کرو تاکہ تمہیں فلاح نصیب ہو۔ (النور: 31۔ آسان ترجمہ)

ارشاد نبوی ہے: ”مَنْ لَزِمَ الْإِسْتِغْفَارَ، جَعَلَ اللَّهُ لَهُ مِنْ كُلِّ ضِيقٍ مَخْرَجًا، وَمِنْ كُلِّ هَمٍّ فَرَجًا، وَرَزَقَهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ“ جو استغفار کو اپنے اوپر لازم کر لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ہر تنگی سے نکلنے کی راہ نکال دیتا ہے اور اسے ہر رنج و غم سے نجات دیتا ہے نیز اس کو ایسی جگہ سے رزق عطا کرتا ہے جہاں سے اس کو گمان بھی نہیں ہوتا۔ (ابوداؤد: 1518)

جب بندے استغفار میں لگے ہوں تو اللہ تعالیٰ اپنے عذاب کو روک لیتے ہیں، چنانچہ ارشاد باری ہے: ﴿وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِيهِمْ وَمَا كَانَ اللَّهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُونَ﴾ اور (اے پیغمبر!) اللہ ایسا نہیں ہے کہ ان کو عذاب

دے جب تم ان کے درمیان موجود ہو اور اللہ اس حالت میں بھی ان کو عذاب دینے والا نہیں ہے جب وہ استغفار کرتے ہوں۔ (الأنفال: 33۔ آسان ترجمہ قرآن)

ایک اور جگہ استغفار کے کئی فوائد ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

﴿اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ إِنَّهُ كَانَ غَفَّارًا يُرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَيْكُمْ مِدْرَارًا وَ يُمِدِّدْكُمْ بِأَمْوَالٍ وَبَيْنِينَ وَيَجْعَلْ لَكُمْ جَنَّاتٍ وَيَجْعَلْ لَكُمْ أَنْهَارًا﴾

اپنے پروردگار سے مغفرت مانگو، یقین جانو وہ بہت بخشنے والا ہے، وہ تم پر آسمان سے خوب بارش برسائے گا اور تمہارے مال اور اولاد میں ترقی دے گا اور تمہارے لئے باغات پیدا کرے گا اور تمہاری خاطر نہریں مہیا کرے گا۔ (النوح: 10-12 آسان ترجمہ)

کسی شخص نے حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے خشک سالی کی شکایت کی، آپ نے اُسے کہا: استغفار کرو، کسی دوسرے شخص نے اپنے فقر و فاقہ کا تذکرہ کیا، آپ نے اُسے بھی یہی کہا: استغفار کرو، ایک اور شخص نے اپنے لئے اولاد کی دعاء کی درخواست کی، آپ نے اُسے بھی یہی تلقین کی کہ استغفار کرو، کسی نے اپنے باغ کے سوکھ جانے کی شکایت کی، آپ نے اُسے بھی یہی کہا: استغفار کرو۔ ہم نے اُن سے تمام پریشانیوں کے جواب میں ایک ہی علاج بتلانے کی وجہ دریافت کی تو حضرت نے فرمایا: میں اپنی طرف سے کوئی بات نہیں کہہ رہا بلکہ اس کو تو خود اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں سورہ نوح کے اندر ارشاد فرمایا ہے: ﴿اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ إِنَّهُ كَانَ غَفَّارًا يُرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَيْكُمْ مِدْرَارًا﴾۔ (تفسیر قرطبی: 18/302)

مذکورہ بالا نصوص سے معلوم ہوا کہ گرمی کی شدت ہو یا کوئی اور پریشان کن صورت حال، تمام مسائل کا حل اسی میں ہے کہ بندے توبہ و استغفار کی کثرت کریں، اِنْ شَاءَ اللہ اس کی برکت سے ہر مشکل آسان اور ہر پریشانی دور ہو جائے گی۔

⑤ — پانچواں ادب: پیاسے کو پانی پلانا

گرمی کے موسم میں ایک بہت ہی اہم اور نفع مند کام یہ ہے کہ پیاسوں کو پانی پلایا جائے، اور اُس میں اپنے پرائے، کافر و مسلمان، نیک و بد، حتیٰ کہ انسان و حیوان کی تفریق سے بھی بالاتر ہو کر پانی پلانے کا اہتمام اور انتظام کیا جائے۔ احادیثِ طیبہ میں اِس کے بڑے فضائل وارد ہوئے ہیں گرمی کے موسم میں اُن فضائل کو حاصل کرنے کا بڑا قیمتی موقع ہوتا ہے۔ ذیل میں اِس سلسلے کے چند فضائل ملاحظہ فرمائیں:

پانی پلانا صدقہ کی افضل ترین شکل ہے:

حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: ”أَيُّ الصَّدَقَةِ أَعْجَبُ إِلَيْكَ؟“ کون سا صدقہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سب سے زیادہ پسند ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”الْمَاءُ“ لوگوں کیلئے پانی صدقہ کرنا زیادہ بہتر ہے۔ (ابوداؤد: 1679)

حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور دریافت کیا: ”إِنَّ أُمَّي مَاتَتْ، أَفَأَنْصَدُقُ عَنْهَا؟“ میری والدہ کا انتقال ہو گیا ہے کیا میں اُن کی طرف سے صدقہ کر سکتا ہوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی ہاں! حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: ”فَأَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ؟“ کون سا صدقہ سب سے افضل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”سَقْيُ الْمَاءِ“ پانی پلانا۔ (طبرانی کبیر: 5379)

ایک اور روایت میں اس کی تفصیل یہ ہے کہ آپ کے اس فرمان کے بعد حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے ایک کنواں کھودوایا اور اس کے پانی کو عام مسلمانوں کیلئے وقف کر کے فرمایا: ”هَذِهِ لِأُمِّ سَعْدٍ“ اس کا ثواب میری والدہ کو پہنچے۔ (ابوداؤد: 1681)

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی کریم ﷺ کا یہ ارشاد نقل فرماتے ہیں: انسان کے جسم میں تین سو ساٹھ (360) جوڑ ہیں اور روزانہ ہر جوڑ پر ایک صدقہ لازم ہوتا ہے۔ پھر ارشاد فرمایا: ”الْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ يَتَكَلَّمُ بِهَا الرَّجُلُ صَدَقَةً، وَعَوْنُ الرَّجُلِ أَخَاهُ عَلَى الشَّيْءِ صَدَقَةً، وَالشَّرْبَةُ مِنَ الْمَاءِ يَسْقِيهَا صَدَقَةً، وَإِمَاطَةُ الْأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ صَدَقَةً“ اچھی بات بولنا بھی صدقہ ہے، کسی آدمی کا اپنے بھائی کی کسی چیز میں تعاون کر دینا بھی صدقہ ہے، پانی کا ایک گھونٹ پلانا بھی صدقہ ہے، راستہ سے تکلیف دہ چیز کو ہٹا دینا بھی صدقہ ہے۔ (طبرانی کبیر: 11027)

پانی پلانا اجر و ثواب کا باعث:

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: ”إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا سَقَى امْرَأَتَهُ الْمَاءَ أُجِرَ“ بیشک جب کوئی شخص اپنی بیوی کو پانی پلائے تو اُسے (اس پر بھی) اجر دیا جاتا ہے۔

حدیث کے راوی کہتے ہیں کہ میں نے اپنی بیوی کو پانی پلایا اور اُسے نبی کریم ﷺ کا فرمان سنایا۔ (طبرانی کبیر: 18/258)

حضرت سراقہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نبی کریم ﷺ کی بیماری میں (عیادت و خدمت کیلئے) حاضر خدمت ہوا اور سوال کیا: ”أَرَأَيْتَ الضَّالَّةَ تَرِدُ عَلَى حَوْضِ إِبِلِي، هَلْ لِي أَجْرٌ أَنْ أَسْقِيَهَا؟“ یا رسول اللہ! وہ بھٹکے ہوئے اونٹ جو میرے

حوض پر آئیں تو کیا مجھے ان کو پانی پلانے پر اجر و ثواب ملے گا؟ جبکہ میں نے وہ پانی اپنے اونٹوں کیلئے بھرا ہو، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”نَعَمْ، فِي الْكَيْدِ الْحَرَّى أَجْرٌ“
ہاں! گرمی کی شدت کی وجہ سے ہر پیاسے اور سوکھ جانے والے جگر کو پانی پلانے میں اجر و ثواب ہے۔ (مسند احمد: 17588)

پیاسے مسلمان کو پانی پلانا جنت کی خالص مہر لگی شراب سے سیرابی کا ذریعہ:

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کا یہ ارشاد نقل فرماتے ہیں:
”أَيُّمَا مُسْلِمٍ سَقَى مُسْلِمًا عَلَى ظَمٍّ سَقَاهُ اللَّهُ مِنَ الرَّحِيقِ الْمَخْتُومِ“
جو شخص کسی پیاسے مسلمان کو پانی پلائے تو اللہ تعالیٰ اسے جنت کی خالص شراب جس پر مہر لگی ہوگی اس سے سیراب فرمائے گا۔ (ابوداؤد: 1682)

پانی مہیتا کرنا جنت واجب ہونے کا ذریعہ ہے:

ایک صحابی حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا:
”أَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ“ یا رسول اللہ! مجھے کوئی ایسا عمل بتائیے کہ جس پر عمل کر کے میں جنت میں داخل ہو سکوں، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
”قُلِ الْعَدْلَ وَأَعْطِ الْفَضْلَ“ انصاف کی بات کہا کرو اور ضرورت سے زائد چیزیں ضرورت مند کو دے دیا کرو۔ صحابی نے عرض کیا کہ اگر مجھے اس کی طاقت نہ ہو تو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”فَاطْعِمِ الطَّعَامَ وَأَفْشِ السَّلَامَ“ لوگوں کو کھانا کھلاؤ اور سلام کو عام کرو، انہوں نے عرض کیا کہ اگر مجھ سے یہ بھی نہ ہو سکے تو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”فَهَلْ لَكَ مِنْ إِدِيلٍ؟“ تمہارے پاس اونٹ ہیں؟ انہوں نے

عرض کیا: جی ہاں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”فَانْظُرْ بَعِيرًا مِّنْ اِبِلِكَ وَسِقَاءً وَاَنْظُرْ اَهْلَ بَيْتٍ لَا يَشْرَبُونَ الْمَاءَ اِلَّا غَبًّا فَاسْقِهِمْ فَإِنَّكَ لَعَلَّكَ أَنْ لَا يَنْفَقَ بَعِيرُكَ وَلَا يَنْخَرِقَ سِقَاؤُكَ حَتَّى تَحِبَّ لَكَ الْجَنَّةُ“ اونٹ اور مشکیزہ لے لو، اور ایسے گھروں میں پانی پہنچاؤ جس میں رہنے والے روزانہ پانی نہ پیتے ہوں (یعنی انہیں روزانہ پینے کیلئے پانی نہیں ملتا)، اس کام میں نہ تیرا اونٹ مرے گا اور نہ مشکیزہ پھٹے گا اور تمہارے لیے جنت واجب ہو جائے گی۔ (مسند ابوداؤد طیالسی: 1458)

پیاسے کو سیراب کر دینا جنت کے دروازے کھل جانے کا سبب ہے:

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: جس نے پیاسے کو پانی پلا کر سیراب کر دیا اُس کیلئے جنت کا ایک دروازہ کھول دیا جاتا ہے اور (قیامت کے دن) اُس سے کہا جائے گا: ”أَدْخُلْ مِنْهُ“ اس سے داخل ہو جا اور جس نے کسی بھوکے اور پیاسے کو کھانا کھلا کر سیراب کر دیا اور پانی پلا کر سیراب کر دیا تو اُس کیلئے جنت کے سارے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور اُسے (قیامت کے دن) کہا جائے گا: ”أَدْخُلْ مِنْ أَيِّهَا شِئْتَ“ تو جس دروازے سے چاہے داخل ہو جا۔ (طبرانی کبیر: 375/22)

پانی پلانا مغفرت کا باعث ہے:

بخاری شریف میں ہے، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل فرماتے ہیں: ”عُفِّرَ لَامْرَأَةٍ مُّوَسَّسَةٍ، مَرَّتْ بِكَلْبٍ عَلَى رَأْسِ رَكِيٍّ يَلْهَثُ، قَالَ: كَادَ يَقْتُلُهُ الْعَطَشُ، فَزَعَتْ حُقَّهَا، فَأَوْثَقَتْهُ بِخِمَارِهَا، فَزَعَتْ لَهُ مِنَ الْمَاءِ، فَعَفِّرَ لَهَا بِذَلِكَ“ ایک فاحشہ عورت صرف

اس وجہ سے بخشی گئی کہ وہ ایک کتے کے قریب سے گزر رہی تھی، جو ایک کنویں کے قریب کھڑا پیسا ہانپ رہا تھا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ وہ پیاس کی شدت سے ابھی مر جائے گا۔ اس عورت نے اپنا موزہ نکالا اور اس میں اپنا دوپٹہ باندھ کر پانی نکالا اور اس کتے کو پلا دیا، تو اس کی بخشش اسی (نیکی کی وجہ سے ہو گئی)۔ (بخاری: 3321)

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: ”بَيْنَا رَجُلٌ يَمْشِي، فَاشْتَدَّ عَلَيْهِ الْعَطَشُ، فَنَزَلَ بِئْرًا، فَشَرِبَ مِنْهَا، ثُمَّ خَرَجَ فَإِذَا هُوَ بِكَلْبٍ يَلْهَثُ يَأْكُلُ التُّرَى مِنَ الْعَطَشِ، فَقَالَ: لَقَدْ بَلَغَ هَذَا مِثْلُ الَّذِي بَلَغَ بِي، فَمَلَأَ خُفَّهُ، ثُمَّ أَمْسَكَهُ بِيَمِينِهِ، ثُمَّ رَقِيَ، فَسَقَى الْكَلْبَ، فَشَكَرَ اللَّهُ لَهُ، فَغَفَرَ لَهُ“ ایک آدمی راستے میں جا رہا تھا، اُسے پیاس لگی وہ ایک کنویں میں اتر اور اس سے پانی پیا، کنویں سے باہر نکلا تو دیکھا کہ ایک کتا ہانپ رہا ہے اور پیاس کی وجہ سے کچھڑ چاٹ رہا ہے، اس نے کہا کہ اس کو بھی ویسی ہی پیاس لگی ہوگی جیسی مجھے لگی تھی، چنانچہ اس نے اپنا موزہ پانی سے بھرا پھر اس کو منہ سے پکڑا پھر اوپر چڑھا اور کتے کو پانی پلایا اللہ نے اس کی نیکی قبول کی، اور اس کو بخش دیا، لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا جانوروں میں بھی ہمارے لئے اجر ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا ”بِئِي كُلِّ كَبِدٍ رَطْبَةٍ أَجْرٌ“ ہر تر جگر والے (جاندار) میں ثواب ہے۔ (بخاری: 2363)

پانی پلانا غلام آزاد کرنے اور انسان کو زندہ کرنے کے برابر ثواب رکھتا ہے:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک دفعہ انہوں نے حضور اکرم ﷺ سے دریافت فرمایا: ”مَا الشَّيْءُ الَّذِي لَا يَحِلُّ مَنَعُهُ؟“ یا رسول اللہ! کن کن چیزوں سے کسی کو روکنا جائز نہیں ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ پانی، نمک اور آگ سے کسی کو

روکنا اور منع کرنا درست نہیں ہے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: حضور! پانی کی ضرورت و اہمیت اور اسے روک لینے سے ہونے والے نقصان کا علم تو ہے، لیکن نمک و آگ میں تو ویسی بات نہیں پائی جاتی ہے، پھر اس کا روک لینا کیوں جائز نہیں ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”يَا حُمَيْرَاءُ مَنْ أَعْطَى نَارًا، فَكَأَنَّمَا تَصَدَّقَ بِجَمِيعِ مَا أَنْضَجَتْ تِلْكَ النَّارُ، وَمَنْ أَعْطَى مِلْحًا، فَكَأَنَّمَا تَصَدَّقَ بِجَمِيعِ مَا طَيَّبَ ذَلِكَ الْمِلْحُ، وَمَنْ سَقَى مُسْلِمًا شَرْبَةً مِنْ مَاءٍ، حَيْثُ يُوجَدُ الْمَاءُ، فَكَأَنَّمَا أَعْتَقَ رَقَبَةً، وَمَنْ سَقَى مُسْلِمًا شَرْبَةً مِنْ مَاءٍ، حَيْثُ لَا يُوجَدُ الْمَاءُ، فَكَأَنَّمَا أَحْيَاهَا“

اے حمیراء! جو اللہ کے واسطے کسی کو آگ دیتا ہے تو گویا اس نے اس آگ سے پکی ہوئی تمام چیزوں کا صدقہ کیا اور جس نے اللہ کی رضا کیلئے کسی کو نمک دیا تو اس نے گویا ان تمام کھانوں کا صدقہ کیا جس میں وہ نمک ڈالنے سے لذیذ ہوا ہے اور جس نے کسی مسلمان کو ایسی جگہ ایک گھونٹ پانی پلایا جہاں پانی دستیاب ہو تو اس نے گویا ایک غلام کو آزاد کیا اور جس نے ایسی جگہ کسی مسلمان کو پانی پلایا جہاں پانی دستیاب نہ ہو تو گویا اس نے ایک انسان کو زندہ کرنے کا ثواب حاصل کر لیا۔ (ابن ماجہ: 2474)

بندہ کا پانی طلب کرنا اللہ کا طلب کرنا ہے:

حدیث قدسی ہے: نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: ”يَا ابْنَ آدَمَ اسْتَسْقِيتُكَ، فَلَمْ تَسْقِنِي“ اے ابن آدم! میں نے تم سے پانی مانگا تھا، لیکن تم نے مجھے پانی نہیں پلایا!! بندہ عرض کرے گا: ”يَا رَبِّ كَيْفَ

أَسْقِيكَ؟ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ“ خدا یا! آپ تو سارے جہاں کے پالنہار ہیں، میں آپ کو کیسے پانی پلا سکتا تھا؟! اللہ تعالیٰ فرمائے گا:

”اَسْتَسْقَاكَ عَبْدِي فُلَانٌ فَلَمْ تَسْقِهِ، اَمَّا اِنَّكَ لَوْ سَقَيْتَهُ وَجَدْتَ ذَلِكَ عِنْدِي“ تجھ سے میرے فلاں بندہ نے پانی مانگا تھا، لیکن تم نے اس کو پانی نہیں پلایا، اگر تم اس کو پانی پلا دیتے تو اس کا ثواب آج تم ہمارے پاس پاتے۔ (مسلم: 2569)

پانی پلانا مسلمان کے لازمی حقوق میں سے ہے:

ایک روایت میں مسلمان کے مسلمان پر جو حقوق ذکر کیے گئے ہیں ان میں سے ایک حق یہ بھی ذکر کی گیا ہے: ”اِذَا عَطَشَ اَنْ يَسْقِيَهُ“ کہ جب وہ پیاسا ہو تو اُسے پانی پلائے۔ (شرح مشکل الآثار: 531)

پانی سے منع کرنے پر وعید:

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: ”ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ: رَجُلٌ حَلَفَ عَلَى سَلْعَةٍ لَقَدْ اَعْطَى بِهَا اَكْثَرَ مِمَّا اَعْطَى وَهُوَ كَاذِبٌ، وَرَجُلٌ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ كَاذِبَةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ، لِيَقْتَطَعَ بِهَا مَالَ رَجُلٍ مُسْلِمٍ، وَرَجُلٌ مَنَعَ فَضْلَ مَاءٍ فَيَقُولُ اللَّهُ: الْيَوْمَ اَمْنَعُكَ فَضْلِي كَمَا مَنَعْتَ فَضْلَ مَا لَمْ تَعْمَلْ يَدَاكَ“ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ تین آدمیوں سے نہ بات کرے گا اور نہ ہی ان پر نظر رحمت فرمائے گا، ایک وہ جس نے کسی سامان کے متعلق قسم کھائی کہ اس نے اس سے زیادہ اس کی قیمت اداء کی ہے جو مشتری (خریدنے والا) دے رہا ہے حالانکہ وہ جھوٹا ہے، دوسرا وہ شخص

جو عصر کی نماز کے بعد جھوٹی قسم کھائے، تاکہ کسی مسلمان کے مال کو ہڑپ لے اور تیسرا وہ شخص جو اپنی ضرورت سے زائد پانی دینے سے دوسروں کو روکے، ایسے شخص کو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کہے گا کہ جس طرح تم نے دنیا میں زائد پانی سے دوسروں کو روکا تھا، جب کہ اس میں تمہارے عمل کا کوئی دخل نہیں تھا، آج میں تم کو اپنے فضل سے محروم رکھوں گا اور اپنا فضل تم پر نہیں کروں گا۔ (بخاری: 2369)

⑥ — چھٹا ادب: ماتحتوں کے ساتھ نرمی اور آسانی کا برتاؤ:

گرمی کے موسم میں اپنے ماتحتوں کے ساتھ نرمی، آسانی اور حُسنِ سلوک کا برتاؤ کرنا چاہیئے، کیونکہ وہ بھی بہر حال انسان ہیں، گرمی کی شدت اور سورج کی تپش انہیں بھی لگتی ہے، چلچلاتی ہوئی دھوپ میں انہیں بھی چھین کا احساس ہوتا ہے اور تھکاوٹ کا شکار ہو کر ان کا بھی کچھ دیر سُستنانے اور آرام کرنے کا دل کرتا ہے، لہذا انہیں اپنی طرح کا ہی ایک انسان سمجھنا اور اُس جیسا سلوک کرنا چاہیئے۔ جیسا کہ حدیث میں آتا ہے:

”لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ، حَتَّى يُحِبَّ لِأَخِيهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ“

تم میں سے کوئی شخص اُس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ اپنے بھائی کیلئے بھی وہی پسند نہ کرے جو وہ اپنے لئے پسند کرتا ہے۔ (بخاری: 13)

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے:

”الرَّاحِمُونَ يَرْحَمُهُمُ الرَّحْمَنُ، ارْحَمُوا مَنْ فِي الْأَرْضِ يَرْحَمَكُم مَّن فِي السَّمَاءِ“ رحم کرنے والوں پر رحمن رحم کرتا ہے، تم زمین والوں پر رحم کرو، آسمان والا تم پر رحم کرے گا۔ (ترمذی: 1924)

ایک اور روایت میں ہے: ”مَنْ لَا يَرْحَمُ النَّاسَ لَا يَرْحَمُهُ اللَّهُ“ جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا اللہ تعالیٰ اُس پر رحم نہیں کرتے۔ (ترمذی: 1922)

خُدام اور ماتحتوں کے ساتھ حسن سلوک کی تاکید:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری کلام جو دنیا سے جاتے ہوئے تھا وہ یہ تھا:
 ”الصَّلَاةُ الصَّلَاةُ، اتَّقُوا اللَّهَ فِيمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ“ یعنی نماز کا خیال رکھو اور اپنے ماتحتوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو۔ (ابوداؤد: 5156)

حضرت کعب بن مالک انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے پانچ دن قبل یہ سنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرما رہے تھے:

”اللَّهُ اللَّهُ فِيمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ، أَشْبِعُوا بُطُونَهُمْ، وَأَلْبَسُوا ظُهُورَهُمْ، وَلَيَسُوا الْقَوْلَ لَهُمْ“

اپنے ماتحتوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو، اُن کے پیٹ بھرا کرو، انہیں کپڑے پہنایا کرو اور اُن کے ساتھ نرمی سے گفتگو کیا کرو۔ (طبرانی کبیر: 41/19)

ایک روایت میں ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
 ”ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ نَشَرَ اللَّهُ عَلَيْهِ كَنَفَهُ وَأَدْخَلَهُ جَنَّتَهُ رِفْقٌ بِالضَّعِيفِ، وَشَفَقَهُ عَلَى الْوَالِدَيْنِ، وَإِحْسَانٌ إِلَى الْمَمْلُوكِ“

تین چیزیں جس کے اندر ہوگی اللہ تعالیٰ اُس پر اپنی رحمت کے بازو کھول دیں گے: ایک یہ کہ کمزوروں پر نرمی کا معاملہ کرنا، دوسرا والدین پر شفقت کرنا، اور تیسرا غلام کے ساتھ اچھا سلوک کرنا۔ (ترمذی: 2494)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کا یہ ارشاد نقل فرماتے ہیں:

”لِلْمَمْلُوكِ طَعَامُهُ وَكِسْوَتُهُ، وَلَا يُكَلَّفُ مِنَ الْعَمَلِ إِلَّا مَا يُطِيقُ“

غلام کیلئے اُس کا (مناسب) کھانا اور کپڑا ہونا چاہیئے اور اُسے اتنے ہی اور اُسی کام کا مکلف بنانا چاہیئے جس کی وہ طاقت رکھتا ہے۔ (مسلم: 1662)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کا یہ ارشاد نقل فرماتے ہیں:

”إِذَا كَفَى أَحَدَكُمْ خَادِمُهُ طَعَامَهُ حَرَهُ وَدُحَانَهُ فَلْيَأْخُذْ بِيَدِهِ
فَلْيُقْعِدْهُ مَعَهُ، فَإِنْ أَبَى فَلْيَأْخُذْ لُقْمَةً فَلْيُطْعِمْهَا إِيَّاهُ“

جب تم میں سے کسی کا خادم اُس کیلئے گرمی اور دھواں برداشت کر کے کھانا بنائے تو مالک کو چاہیئے کہ اُس کا ہاتھ پکڑ کر اپنے ساتھ کھانے کیلئے بٹھائے اگر وہ انکار کرے تو ایک لقمہ ہی اُس کو کھلا دے۔ (ترمذی: 1853)

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کا یہ ارشاد نقل فرماتے ہیں:

”إِخْوَانُكُمْ جَعَلَهُمُ اللَّهُ فِتْيَةً تَحْتَ أَيْدِيكُمْ، فَمَنْ كَانَ أَخُوهُ تَحْتَ يَدِهِ فَلْيُطْعِمْهُ مِنْ طَعَامِهِ، وَلْيَلْبِسْهُ مِنْ لِبَاسِهِ، وَلَا يُكَلِّفْهُ مَا يَغْلِبُهُ، فَإِنْ كَلَّفَهُ مَا يَغْلِبُهُ فَلْيُعِنْهُ“

یہ غلام اور خدام تمہارے بھائی ہیں، اللہ تعالیٰ نے انہیں تمہارا ماتحت بنایا ہے، پس جس کا بھائی اُس کے ماتحت (یعنی غلام یا خادم) ہو اُسے چاہیئے کہ اُسے وہی کھلائے جو خود کھاتا ہے اور وہی پہنائے جو خود پہنتا ہے اور اُس کو اُس کی طاقت سے زیادہ کا مکلف نہ بنائے، اگر بنا بھی دے تو خود اُس کی مدد کرے۔ (ترمذی: 1945)

ایک روایت میں ہے: ”لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ سَيِّئُ الْمَلَكَةِ“ جنت میں وہ شخص داخل نہ ہو گا جو غلاموں کے ساتھ براسلوک کرنے والا ہے۔ (ابن ماجہ: 3691)

نبی کریم ﷺ نے حجۃ الوداع کے خطبہ میں تین مرتبہ یہ بات ارشاد فرمائی: ”أَرْقَاءَكُمْ أَرْقَاءَكُمْ أَرْقَاءَكُمْ“ اپنے غلاموں کا خیال رکھو۔

اُس کے بعد ارشاد فرمایا: ”أَطْعِمُوهُمْ مِمَّا تَأْكُلُونَ، وَاكْسُوهُمْ مِمَّا تَلْبَسُونَ، فَإِنْ جَاءُوا بِذَنْبٍ لَا تُرِيدُونَ أَنْ تَغْفِرُوهُ فَبِعُوا عِبَادَ اللَّهِ وَلَا تُعَذِّبُوهُمْ“ انہیں وہی کھلاؤ جو تم کھاتے ہو، انہیں وہی پہناؤ جو تم پہنتے ہو، پس اگر وہ ایسا کوئی جرم کریں جو تم معاف نہیں کرنا چاہتے تو تم اللہ کے بندوں کو (یعنی انہیں) بیچ دو اور انہیں عذاب نہ دو۔ (مسند احمد: 16409)

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے:

”مَا خَفَّفْتُ عَنْ خَادِمِكَ مِنْ عَمَلِهِ كَانَ لَكَ أَجْرًا فِي مَوَازِينِكَ“

تم اپنے خادم سے اُس کے کام میں جو بھی تخفیف (ہلکا) کرو گے تمہارے لئے یہ نامہ اعمال میں اجر کا باعث ہو گا۔ (صحیح ابن حبان: 4314)

7 — ساتواں ادب: غصہ کو قابو میں رکھنا:

انسان کی بد اخلاقی کی ایک بدترین شکل یہ ہے کہ وہ اپنے جذبات اور غصہ پر قابو نہ رکھتا ہو، بات بات پر اُسے غصہ آجاتا ہو، مزاج اور طبیعت میں اس قدر سختی اور شدت ہو کہ لوگ اُس کے قریب بیٹھنے اور بات کرنے سے ڈرتے ہوں۔

گرمی کے موسم میں یہ مزاج اور عادت لوگوں میں اور بڑھ جاتی ہے، بکثرت یہ دیکھنے میں آتا ہے کہ مزاج میں چڑچڑاپن آجاتا ہے اور انسان بات بات پر غصہ کرنے اور

چیننے چلانے یا گالم گلوچ پر اتر آتا ہے چنانچہ گھروں کے اندر بھی اور باہر سڑکوں اور شاہراہوں اور بازاروں میں بھی چھوٹی چھوٹی بات پر لڑتے ہوئے بہت سے لوگ نظر آتے ہیں، جن کے اندر قوت برداشت کم اور تحمل کا جذبہ ناپید ہو جاتا ہے حالانکہ یہ اخلاقی و شرعی طور پر کسی طرح درست نہیں، انسان کو اللہ تعالیٰ نے اشرف المخلوق بنایا ہے اُسے وسیع الظرف اور مستحمل مزاج ہونا چاہیئے۔

ایک شخص نے نبی کریم ﷺ سے وصیت کی درخواست کی، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”لَا تَغْضَبْ“ غصہ مت کرو، اُس نے پھر وہی سوال کئی مرتبہ کیا، آپ ﷺ ہر مرتبہ یہی ارشاد فرماتے رہے: ”لَا تَغْضَبْ“ غصہ مت کرو۔ (بخاری: 6116)

غصہ کی ممانعت و قباحت:

ایک شخص نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا:

”مُرْنِي بِأَمْرٍ، وَلَا تُكْثِرْ عَلَيَّ حَتَّى أَعْقِلَهُ“

مجھے کسی چیز کا حکم دیجئے، لیکن بہت زیادہ نہ بتائیے تاکہ میں سمجھ سکوں۔

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”لَا تَغْضَبْ“ غصہ مت کرو۔ پھر یہی جملہ دوبارہ

ارشاد فرمایا: ”لَا تَغْضَبْ“ غصہ مت کرو۔ (مسند احمد: 8744)

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا:

”ذَلَّنِي عَلَى عَمَلٍ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ“ مجھے ایسا کوئی عمل بتائیے جو میرے لئے جنت

میں داخل ہونے کا سبب بن جائے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”لَا تَغْضَبْ وَلَكَ الْجَنَّةُ“ غصہ مت کرو اور تمہارے لئے جنت ہے۔ (طبرانی اوسط: 2353)

ایک دفعہ نبی کریم ﷺ بیٹھے ہوئے تھے اور آپ کے ساتھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی تھے، ایک شخص نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو کوئی تکلیف دہ بات کہی حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ خاموش رہے، پھر اُس نے کہا، حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ خاموش رہے، پھر تیسری مرتبہ اُس نے کہا تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اُسے جواب دیدیا۔ نبی کریم ﷺ یہ دیکھ کر اُٹھ کھڑے ہوئے، حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: ”أَوَجَدْتُ عَلَيَّ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟“ یا رسول اللہ! کیا آپ کو مجھ سے ناگواری ہوئی ہے؟ حضور ﷺ نے فرمایا: ”نَزَلَ مَلَكٌ مِنَ السَّمَاءِ يُكَذِّبُهُ بِمَا قَالَ لَكَ، فَلَمَّا انتَصَرْتُ وَقَعَ الشَّيْطَانُ، فَلَمْ أَكُنْ لِأَجْلَسَ إِذْ وَقَعَ الشَّيْطَانُ“ ایک فرشتہ آسمان سے اتر کر مستقل اُس کی بات کی تکذیب کر رہا تھا اور تمہاری جانب سے اُسے جواب دے رہا تھا، جب تم نے اُسے جواب دیدیا تو شیطان آگیا، پس اب جبکہ شیطان آگیا تو میں نہیں بیٹھ سکتا۔ (ابوداؤد: 4896)

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے ایک دفعہ نبی کریم ﷺ سے یہ سوال کیا:

”مَاذَا يُبَاعِدُنِي مِنْ غَضَبِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ؟“

مجھے اللہ تعالیٰ کے قہر و غضب سے کون سی چیز دور کر سکتی (اور بچا سکتی) ہے؟

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”لَا تَغْضَبُ“ غصہ مت کرو۔ (مسند احمد: 6634)

نبی کریم ﷺ نے اپنے ایک خطبہ میں ارشاد فرمایا:

”أَلَا وَإِنَّ الْغَضَبَ جَمْرَةٌ فِي قَلْبِ ابْنِ آدَمَ، أَمَا رَأَيْتُمْ إِلَى حُمْرَةِ عَيْنَيْهِ وَانْتِفَاحِ أَوْدَاجِهِ“ غصہ جہنم کی آگ کا ایک انگارہ ہے جو ابنِ آدم کے قلب میں

سکلتا ہے، کیا تم اُس کی آنکھوں کی سُرخی نہیں دیکھتے اور اُس کی گردن کی پھولی ہوئی رگیں نہیں دیکھتے۔ (ترمذی: 2191)

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”إِنَّ الْغَضَبَ لَيُفْسِدُ الْإِيمَانَ كَمَا يُفْسِدُ الصَّبْرُ الْعَسَلَ“ بے شک غصہ

ایمان کو ایسے فاسد کر دیتا ہے جیسے ایلاوا شہد کو خراب کر دیتا ہے۔ (شعب الایمان: 7941)

غصہ کو دبانے کے عظیم فضائل:

غصہ کو دبانے کو نہایت محبوب اور پسند ہے اور اسی وجہ سے اس کے فضائل بھی قرآن و حدیث کے اندر بڑی کثرت سے وارد ہوئے ہیں:

بروزِ قیامت بر سر عام عرضی کی حور عطاء کی جائے گی:

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے:

”مَنْ كَظَمَ غَيْظًا وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَى أَنْ يُنْفِذَهُ دَعَاهُ اللَّهُ عَلَى رُءُوسِ

الْحَلَائِقِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى يُخَيَّرَهُ فِي أَيِّ الْحُورِ شَاءَ“

جو شخص غصہ کو نافذ کرنے پر قادر ہونے کے باوجود اپنے غصہ کو پی جائے اللہ تعالیٰ اُس

کو قیامت کے دن بر سر عام تمام مخلوق کے سامنے اختیار دیں گے کہ وہ جس حور کو لینا

چاہے لے لے۔ (ترمذی: 2493)

غصہ روکنے والے سے اللہ اپنا عذاب روک لیتے ہیں:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

”مَنْ كَفَّ غَضَبَهُ كَفَّ اللَّهُ عَنْهُ عَذَابَهُ“

جو اپنے غصہ کو روکے اللہ تعالیٰ اُس سے اپنے عذاب کو روک دیں گے۔ (مسند ابویعلیٰ: 4338)
حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کا یہ ارشاد نقل فرماتے ہیں:

”مَنْ دَفَعَ غَضَبَهُ دَفَعَ اللَّهُ عَنْهُ عَذَابَهُ، وَمَنْ حَفِظَ لِسَانَهُ سَتَرَ اللَّهُ عَوْرَتَهُ“ جس نے اپنے غصہ کو دور کیا (یعنی اس کے تقاضے پر عمل نہیں کیا) اللہ تعالیٰ اُس سے اپنے عذاب کو دور فرمادیں گے، اور جس نے اپنی زبان کو (شر سے) محفوظ رکھا اللہ تعالیٰ اُس کی پردہ پوشی فرمائیں گے۔ (طبرانی اوسط: 1220)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کا یہ ارشاد نقل فرماتے ہیں:

”مَنْ خَزَنَ لِسَانَهُ سَتَرَ اللَّهُ عَوْرَتَهُ، وَمَنْ كَفَّ غَضَبَهُ كَفَّ اللَّهُ عَنْهُ عَذَابَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَمَنِ اعْتَذَرَ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ قَبْلَ عُذْرِهِ“ جس نے اپنی زبان کو (اُس کے شر سے یا لوگوں کے عیوب بیان کرنے سے) محفوظ رکھا اللہ تعالیٰ اُس کی پردہ پوشی فرمائیں گے، اور جس نے اپنے غصہ کو روکا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اُس سے اپنے عذاب کو روک دیں گے اور جس نے اللہ تعالیٰ سے عُذر خواہی کی اللہ تعالیٰ اللہ تعالیٰ اُس کے عُذر کو قبول فرمائیں گے۔ (شعب الایمان: 7958)

غصہ کا گھونٹ پی جانا اللہ کو سب سے زیادہ پسند ہے:

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: ”مَا مِنْ جُرْعَةٍ أَعْظَمَ أَجْرًا عِنْدَ اللَّهِ، مِنْ جُرْعَةٍ غَيِظَ كَظَمَهَا عَبْدٌ ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللَّهِ“

اللہ تعالیٰ کے نزدیک اجر و ثواب کے اعتبار سے کوئی گھونٹ اُس غصہ کے گھونٹ سے بڑھ کر نہیں ہے جو انسان اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے پی جائے۔ (ابن ماجہ: 4189)

غصہ کو روکنے والا اصل پہلوان ہے:

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے:

”لَيْسَ الشَّدِيدُ بِالصُّرْعَةِ، إِنَّمَا الشَّدِيدُ الَّذِي يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ“ پہلوان وہ نہیں جو لڑائی کے وقت دشمن کو بچھاؤ دے، پہلوان تو وہ ہے جو

غصہ کے وقت اپنے نفس پر قابو رکھے۔ (بخاری: 6114)

ایسے شخص کا اجر اللہ نے اپنے ذمہ لیا ہے:

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے:

”يُنَادِي مُنَادٍ: مَنْ كَانَ أَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ فَلْيَدْخُلِ الْجَنَّةَ، مَرَّتَيْنِ، فَيَقُومُ مَنْ عَفَا عَنْ أَخِيهِ، قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: {فَمَنْ عَفَا وَأَصْلَحَ فَأَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ}“

قیامت کے دن ایک منادی آواز لگائے گا کہ جس کا اجر اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے وہ جنت میں داخل ہو جائے، پس وہ شخص کھڑا ہو گا جس نے اپنے بھائی کو معاف کر دیا تھا۔

چنانچہ اسی بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ”فَمَنْ عَفَا وَأَصْلَحَ فَأَجْرُهُ عَلَى

اللَّهِ“ تلاوت فرمائی۔ (شعب الایمان: 7960)

رحمتِ خداوندی کی آغوش اور پردہ نصیب ہوتا ہے:

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: ”ثَلَاثَةٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ آوَاهُ اللَّهُ فِي كَنَفِهِ، وَسَتَرَ عَلَيْهِ بِرَحْمَتِهِ، وَأَدْخَلَهُ فِي مَحَبَّتِهِ، قِيلَ: مَا هُنَّ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: مَنْ إِذَا أُعْطِيَ شَكَرَ، وَإِذَا قَدَّرَ غَفَرَ، وَإِذَا غَضِبَ فَتَرَ“

تین چیزیں جس میں ہوں اللہ تعالیٰ اُسے اپنی رحمت کی آغوش میں ٹھکانہ دیں گے، اُس پر اپنی رحمت کا پردہ فرمائیں گے اور اُسے اپنی محبت میں داخل کریں گے، کسی نے پوچھا: یا رسول اللہ! وہ کیا ہیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک تو وہ شخص جس کو جب دیا جائے تو وہ شکر اداء کرے، دوسرا جب وہ قادر ہو تو معاف کر دے اور تیسرا یہ کہ جب غصہ آئے تو ٹھنڈا ہو جائے۔ (متدرک حاکم: 433)

اللہ تعالیٰ اس کی عزت میں اضافہ فرماتے ہیں:

ایک روایت میں ہے: ”مَا زَادَ اللَّهُ عَبْدًا بِعَفْوٍ إِلَّا عِزًّا“ کسی کو معاف کرنے سے اللہ تعالیٰ بندہ کی عزت میں اضافہ ہی کرتے ہیں۔ (شعب الایمان: 7975)

غصہ کو دبا لینا اللہ کا محبوب ترین عمل ہے:

حضرت عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”إِنَّ مِنْ أَحَبِّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ الْعَفْوُ عِنْدَ الْقُدْرَةِ، وَتَسْكِينِ الْعَضْبِ عِنْدَ الْحِدَّةِ، وَالرِّفْقِ بِعِبَادِ اللَّهِ“ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے محبوب عمل قدرت کے باوجود معاف کر دینا غصہ کے ٹھنڈا ہونا اور اللہ کے بندوں کے ساتھ نرمی کرنا ہے۔ (شعب الایمان: 7968)

غصہ کو دبا لینا اسلام کی بڑی علامات میں سے ہے:

حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”ثَلَاثَةٌ مِنْ أَعْلَامِ الْإِسْلَامِ: النَّظَرُ لِأَهْلِ الْمِلَّةِ، وَكَفُّ الْأَذَى عَنْهُمْ، وَالْعَفْوُ عِنْدَ الْقُدْرَةِ عَنْ مُسِيئِهِمْ“ تین چیزیں اسلام کی بڑی علامتوں میں

سے ہیں: ایک اہل اسلام کو دیکھنا، دوسرا مسلمانوں کی تکلیف کو دور کرنا اور تیسرا قدرت باوجود برائی کرنے والوں کو معاف کر دینا۔ (شعب الایمان: 7973)

غصہ میں حق کی رعایت رکھنے ایمان کی تکمیل:

حضرت سہری سقطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ”ثَلَاثَةٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ اسْتَكْمَلُ الْإِيمَانَ: مَنْ إِذَا غَضِبَ لَمْ يُخْرِجْهُ غَضَبُهُ عَنِ الْحَقِّ، وَإِذَا رَضِيَ لَمْ يُخْرِجْهُ رِضَاهُ إِلَى الْبَاطِلِ، وَإِذَا قَدَرَ لَمْ يَتَنَاوَلَ مَا لَيْسَ لَهُ“

تین چیزیں جس شخص میں ہوں اُس نے دراصل اپنے ایمان کو کامل کر لیا: غصہ کی حالت میں حق سے نہ نکلنا، خوشی کی حالت میں باطل کی طرف نہ جانا اور قدرت ہوتے ہوئے بھی اپنے حق سے زیادہ نہ لینا۔ (شعب الایمان: 7976)

صرف اللہ کیلئے غصہ کرنے والا ایمان کی حقیقت کو پا جانے والا ہے:

حضرت عمرو بن حمق رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل فرماتے ہیں:

”لَا يَحِقُّ الْعَبْدُ حَقِيقَةَ الْإِيمَانِ حَتَّى يَغْضَبَ لِلَّهِ، وَيَرْضَى لِلَّهِ، فَإِذَا فَعَلَ ذَلِكَ فَقَدْ اسْتَحَقَّ حَقِيقَةَ الْإِيمَانِ، وَإِنَّ أَحَبَّائِي وَأَوْلِيَائِي الَّذِينَ يُذَكِّرُونَ بِذِكْرِي، وَأُذَكِّرُ بِذِكْرِهِمْ“ بندہ ایمان کی حقیقت تک رسائی حاصل نہیں کر سکتا جب تک کہ وہ اللہ ہی کیلئے غصہ کرے اور اللہ ہی کیلئے راضی ہو، پس جب اُس نے یہ کام کر لیا تو درحقیقت اُس نے ایمان کی حقیقت کا حق اداء کر دیا اور بیشک میرے محبوب اور دوست بندے وہ ہیں جن کا تذکرہ کیا جاتا ہے میرے تذکرہ کے ساتھ، اور میرا تذکرہ کیا جاتا ہے اُن کے تذکرہ کے ساتھ۔ (طبرانی اوسط: 651)